

## سرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

نویں اسمبلی رہنماؤں بحث اجلاس

## مباحثات 2012ء

(اجلاس منعقدہ 11/جون 2012ء بمطابق 20 رب جب المجب 1433ھجری بروز سوموار)

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	پینل آف چیئر مین	2
2	رخصت کی درخواستیں۔	3
2	دعائے مغفرت۔	4
4	سالانہ بحث 2012-2013 پیش ہوا۔	5

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 11 جون 2012ء برتاط بین 20 رب جب المجب 1433ھجری بروز سموار بوقت سہ پہر 3 بجکر 13 منٹ پر زیر صدارت جناب محمد اسلم بھوتانی، جناب اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہاں، کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
**جناب اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
 تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب اخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَأَنْفَقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدٌ كُمُ الْمُؤْمُنُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَرَّتْنَا إِلَى أَجَلٍ  
 قَرِيبٌ لَا فَآصَدَقُ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤْخِرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا طَ وَاللَّهُ خَيْرٌ  
 بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورۃ المنافقون آیت نمبر ۱۰۱﴾

ترجمہ: اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔ اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے۔

**جناب اسپیکر:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سیکرٹری اسمبلی Panel of Chairmen کا اعلان کریں۔  
**جناب ظہور احمد (سیکرٹری اسمبلی)۔** مورخہ 11 جون 2012ء، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کارکے مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے روایں سیشن کیلئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

1-جناب شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب      2-جناب طارق حسین مسروی پکٹی

3-نوا زادہ طارق گسی صاحب      4-غلام جان بلوچ صاحب

**جناب اسپیکر۔** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

(سیکرٹری اسمبلی)۔ رخصت کی درخواستیں محترمہ ثمینہ رازق صاحب، اسلام آباد میں، ہسپتال میں زیر علاج ہیں، انہوں نے پوری بجٹ اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت کی درخواست منظور ہوئی۔

**انجینئر زمرک خان (وزیر مال)۔**

**جناب اسپیکر۔** جی زمرک صاحب! آپ کا Point of order کیا ہے؟۔

(وزیر مال)۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب اسپیکر! مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر ہمارے بلوچستان کے کچھ ملازمین کے مطالبات کے سلسلے میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جسمیں ہم نے اپنی تجواویز دی ہیں۔ ہماری سوچ کے مطابق تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو تجواویز دی تھیں، اُنکے کوئی time-scale تھا، اُنکے conveyance allowance تھا۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ انکا حق بتا ہے۔ لیکن یہاں پر کچھ ایسا ہے کہ Bureaucracy کی وجہ سے یا غلط کچھ وہ غلط briefing کی وجہ سے وہ ملازمین کے جو مطالبات تھے جو ہم نے recommend کئے تھے اُس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ وہ اس بجٹ کا حصہ بنے۔ لیکن وہ انکو refuse کیا گیا۔

**جناب اسپیکر۔** منسٹر صاحب! بجٹ تو ابھی تک پیش ہی نہیں ہوا ہے نا۔ بجٹ تو ابھی پیش ہی نہیں ہوا۔

(وزیر مال)۔ آپ مجھے سن لیں۔ میں اپنی بات کروں گا۔

**جناب اسپیکر۔** منسٹر صاحب بجٹ تو ابھی تک پیش ہی نہیں ہوا، please۔ جی مولانا صاحب آپ کیا کہتے ہیں؟۔

(وزیریمال)۔ آپ مجھے ایک منٹ تو سُن لیں۔ انکے مطالبات نہ ماننے کی وجہ سے میں احتجاج کرتا ہوں۔ اور یہاں سے walk-out کرتا ہوں میں اسکو تو ہیں مانتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے، ابھی تو بجٹ پیش ہونے دیں۔ جی مولانا سرور صاحب۔

مولوی محمد سرور موئی خیل (وزیر محنت و افرادی قوت)۔ جناب اسپیکر! سابق صوبائی وزیر، مولانا عطاء اللہ صاحب جو کہ تین، چار مرتبہ اس معزز ایوان کا رکن رہ چکے ہیں۔ انکے بیٹے کو شہید کیا گیا۔ اور معزز ارکان حاجی محمد نواز صاحب کا پچازاد بھائی اور حاجی عین اللہ مشمس صاحب کا پچازاد بھائی فوت ہوئے ہیں۔ انکے لئے پہلے فاتح ہو۔ سب کچھ جلدی میں ہو رہا ہے پختہ نہیں کیوں؟۔

عبدالغافل بشر دوست (وزیر بذریعات)۔ جناب اسپیکر! میں دھماکے میں شہید ہونے والے، اور مولانا عطاء اللہ لاٹکو صاحب کے بیٹے کو شہید کرنے پر بطور احتجاج walk-out کرتا ہوں۔

میر محمد صادق عمرانی (صوبائی وزیر)۔ جناب اسپیکر؟۔

جناب اسپیکر۔ جی؟

میر محمد صادق عمرانی (صوبائی وزیر)۔ ہمارے، خورشید شاہ صاحب کے والد جو قائدِ اعظم محمد علی جناح کے ADC تھے، انکے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب! سب کیلئے اجتماعی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلے پر مرحومن کی ارواح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

میر محمد صادق عمرانی (صوبائی وزیر)۔ جناب اسپیکر! جو دوست walk-out کر کے چلے گئے ہیں، اس معزز ایوان کے دو تین معزز رکن بھجوادیں تاکہ وہ انکو منا کر لے آئیں۔

جناب اسپیکر۔ اسد بلوج صاحب! آپ یہ نیک کام کریں معزز وزراء کو منا کر لے آئیں۔

(جناب اسپیکر صاحب کی ہدایت پر میرا سداللہ بلوج صاحب معزز وزراء کو منا نے ایوان سے باہر چلے گئے)۔

جناب اسپیکر۔ This is a tradition۔ جی میر محمد عاصم کرد صاحب۔ وزیر خزانہ! میزانیہ بابت سال 2012-2013ء اور ضمنی میزانیہ بابت سال 2011-2012ء پیش کریں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔

(اس مرحلے میں میرا سداللہ بلوج صاحب، معزز وزراء کو منا کر واپس ایوان میں لائے۔ جس پر ایوان نے تالیاں بجا کر انکا خیر مقدم کیا)۔

جناپ اسپیکر۔ Minister Finance۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ)۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناپ اسپیکر۔ میرے لئے یہ امر اہتمائی اعزاز کا باعث ہے کہ اس منتخب شدہ معزز ایوان کے سامنے میں موجودہ صوبائی حکومت کا پانچواں سالانہ بجٹ 2013-2012ء پیش کرنے جا رہا ہوں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ میں گورنر بلوچستان جناپ نواب ذوالفقار علی مگسی، وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم خان رئیسانی اور اپنے دیگر ساتھیوں کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جن کا بے لوث تعاون ہمیشہ فرائض کی ادائیگی میں مجھے حاصل رہا۔ میں تمام ادارکین اسمبلی اور بلوچستان کے عوام کا بھی احسان مند ہوں جن کے مسلسل تعاون اور اہتمائی سے یہ ممکن ہوا ہے۔

جناپ اسپیکر! چار سال پہلے جب ہماری حکومت نے صوبے کی باغ ڈور سنجھاں تو ہمیں ورنے میں ایک اہتمائی کمزور میعادست ملی۔ ہم اس قابل بھی نہ تھے کہ ملازمین کو انکی تنخواہیں ادا کر سکیں۔ 19 ارب کا اور ڈر افٹ تھا اور تقریباً 49 ارب روپوں کا غیر ملکی اور 3.5 ارب روپوں کا ملکی قرضہ ہمارے ذمہ تھے۔ صوبے کے اپنے وسائل سے آمدی صرف 3.3 ارب روپے تھی، جبکہ وفاقی حکومت سے ملنے والے فنڈز صرف 54.8 ارب روپے تھے۔ صوبے کا ترقیاتی بجٹ اس وقت صرف 12.78 ارب روپے تھا۔ مختصر ایہ کہ ہماری معاشی حالت اتنی کمزور تھی کہ صوبہ معاشی طور پر بالکل دیوالیہ ہو چکا تھا۔ حالت یہ تھی کہ ہفتون ہمیں اسلام آباد کے چکر گانے پڑتے تھے۔ اور صوبے کی ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنا درکنار، شروع کرنا بڑا چیلنج تھا۔ آج ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ ہماری حکومت کی انتہک کوششوں اور اچھی حکمت عملی کے نتیجے میں ہم صوبے کو نہ صرف مالی مشکلات سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں بلکہ ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ صوبے میں ترقیاتی اسکیمات کا جال بچھا کر صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزدہ کر سکیں۔ تا ہم یہاں یہ کہنا اہتمائی ضروری ہے کہ بلوچستان کی پسمندگی اور وسیع خطے کی وجہ سے یہاں کی اعلیٰ سماجی و معاشی ترقی کیلئے مزید وسائل اور توجہ کی ضرورت ہے، تاکہ یہ ملک کے دیگر صوبوں کے برابر آسکے۔

جناپ اسپیکر! ساتویں این ایفسی ایوارڈ، آغاز حقوق بلوچستان، اٹھارویں ترمیم اور ہماری بہتر مالی نظم و ضبط کے نتیجے میں صوبے کو آج جو معاشی اور مالی فوائد حاصل ہوئے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

1۔ وفاقی حکومت سے ملنے والے صوبائی حصے کی رقم سال 2009ء میں صرف 54.8 ارب روپے تھی، جو اب 122.63% اضافے کے ساتھ 2011-12ء میں ایک سو بیس ارب روپے ہو گئی ہے۔ اس رقم میں مزید اضافہ 2012-13ء کے سال میں بھی متوقع ہے۔ جسکی تفصیلات آگے بیان کروں گا۔

2- صوبے کا ترقیاتی بجٹ 2009ء میں صرف 12.7 ارب روپے تھا، اب جاری مالی سال میں بڑھ کر نظر ثانی تخمینہ کے مطابق تقریباً 31.5 ارب روپے ہو گیا ہے۔ یہ اضافہ 148% ہے۔ اگلے سال آسمیں مزید اضافہ کیا جا رہا ہے۔

3- صوبے کا ٹولڈ بجٹ سائز 2009ء میں 71.19 ارب روپے تھا جو بڑھ کر اب جاری مالی سال میں نظر ثانی تخمینہ کے مطابق تقریباً 172 ارب روپے ہو گیا ہے۔ (ڈسک بجائے گئے)۔ اس طرح سے صوبے کے بجٹ سائز میں 141.6% اضافہ ہوا ہے۔ اگلے مالی سال کیلئے آسمیں مزید اضافہ کیا گیا ہے۔ جسکی تفصیلات میں آگے بیان کروں گا۔

4- صوبے کی اپنی آمدی جو 2009ء میں تین ارب روپے تھی وہ جاری مالی سال میں بڑھ کر نظر ثانی تخمینہ کے مطابق تقریباً پانچ ارب روپے سے زائد ہو گئی ہے۔ یعنی کہ 66% کا اضافہ ہوا ہے۔

5- صوبے پر قرضہ کا بوجھ 2009ء میں ستر ارب روپے تھا۔ جسمیں اور ڈرافٹ اور بلاکڈ اکاؤنٹ کے قرضہ جات بھی شامل تھے۔ جن سے ہماری حکومت کی اچھی حکمت عملی کے تحت صوبے کو چھکارا دلا یا گیا ہے۔ صوبائی حکومت نے پچھلے چار سالوں میں کوئی غیر ملکی قرضہ نہیں لیا۔ جو ایک خوش آئند اقدام ہے۔

6- جنوری 2008ء میں جب ہماری صوبائی حکومت نے اقتدار سنبھالا تو صوبے کا کیش بیلنٹس اور ڈرافٹ تقریباً انیس ارب روپے تھا۔ اور آج ہم ایک صحت مند مالی حالت میں ہیں اور بلوچستان کے ذمے کوئی اور ڈرافٹ نہیں ہے۔ بلکہ ہم ملک کے مالی خسارے کو کم سے کم کرنے میں اپنا ایک مستقل اور ثابت کردار حسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر! حکومت بلوچستان نے نواب محمد اسلام خان رئیسانی کی قیادت میں رواں مالی سال کے بجٹ کو پیش کرتے ہوئے جو وعدے کئے تھے انکو عملی جامہ پہناتے ہوئے یہ ثابت کردکھایا کہ یہ مخلوط حکومت صوبے کو درپیش اقتصادی و انتظامی اور امن و امان جیسے مسائل کو احسن طریقے سے حل کرنے اور ہر طرح کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ بلاشبہ پچھلے ادوار کی جانب سے صوبے کو اور ڈرافٹ (overdraft) و راشٹ کی صورت میں ملا۔ ہمیں تنگیں مالی مشکلات کا سامنا رہا۔ لیکن ہم نے اس چیلنج کا احسن طریقے سے سامنا کیا اور اپنی بہتر حکومت عملی اور وفاقی حکومت کے تعاون سے صوبے کو مالی بحران سے باہر نکالا۔

جناب اسپیکر! ہم اپنے پیشروؤں کے بر عکس اپنے بعد آئیوائی حکومت کیلئے ideal مالی حالات چھوڑ رہے ہیں۔  
☆ سیندھ میٹر لائیٹ اکتوبر 2012ء سے وفاقی حکومت سے صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں آ جائیگی۔ جس

سے صوبے میں معاشی خوشحالی اور روزگار کے بہتر موقع پیدا ہو جائے گے۔

☆ انویسٹمنٹ بورڈ کا قیام ہماری حکومت کی صوبے کے معاشی کامیابی کیلئے ایک اہم سنگ میں ثابت ہو گا۔ اسکو بروئے کار لائکر ریکوڈ ک، سیندک اور دیگر مالی وسائل کو مارکیٹ میں انویسٹ کر کے مزید مالی فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اس طرح ریکوڈ ک پراجیکٹ کو صوبائی حکومت خود چلا یگی۔ جہاں تک گواہر پورٹ اتحارٹی کی انتظامیہ کا تعلق ہے، آئندہ اس ادارے کے چیئرمین وزیر اعلیٰ بلوچستان خود ہو گے۔

محضراً یہ کہ ہم نے اپنے وسائل کو اپنے دائرہ اختیار میں لانے کا بندوبست بالآخر کر دیا ہے۔ حکومت بلوچستان نے پچھلے چار سالوں کے دوران بہتر کار کردار کا مظاہرہ کرتے ہوئے انتہائی اہم کامیابیاں حاصل کیں جو قبل تحسین ہیں۔ ان میں سے کچھ کامیابیوں کا ذکر کرنا چاہونگا:

(1) این۔ ایف۔ سی ایوارڈ اور وسائل کی منصافانہ تقسیم:

ساتویں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ (NFC Award) وفاق اور تمام صوبوں کیلئے ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس ایوارڈ کے ذریعے وفاق نے خصوصاً بسامانہ صوبوں کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے جو فارمولہ طے کیا ہے اسکی مدد میں صوبہ بلوچستان کے 2010-2009ء کے مالی سال کے محاصل 54.8 ارب روپے سے بڑھ کر سال 11-2010ء میں 183 ارب روپے سالانہ ہو گئے۔ سال 12-2011ء کے نظرثانی تخمینوں کے مطابق یہ رقم تقریباً 95 ارب روپے ہو رہی ہے اور آنیوالے مالی سال 13-2012ء کو یہ 114.21 ارب روپے ہو جائے گی۔ ہماری کاؤشوں ہی کے باعث یہ ممکن ہوا کہ 1954ء سے لیکر 2003ء تک کے گیس ڈولپمنٹ سرچارج (GDS) کے بقلایجات جو 120 ارب روپے بنتے ہیں، کی ادائیگی وفاق دس سالوں کے دوران سالانہ بارہ ارب روپوں کی شرح سے ادا کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت نے آغاز حقوق بلوچستان پیکچ اور ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے ذریعے یہ رقم مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بلاشبہ آغاز حقوق بلوچستان پیکچ اور ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے تحت وفاق نے کافی حد تک ہمارے مالی وسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپنی حکومت کی اس کامیابی پر بلاشبہ جتنا میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کروں کم ہے۔ اگلے انتخابات کے ذریعے منتخب ہونے والی جمہوری صوبائی حکومت پر یہ لازم ہو گا کہ وہ ہماری کاؤشوں سے بھی زیادہ عمل کرتے ہوئے صوبے کے عوام کے مکمل حقوق حاصل کرے اور آٹھویں NFC ایوارڈ کیلئے بہتر سے بہتر حکمت عملی طے کرے۔

(2) لیوریز فورس کی بحالی اور امن و امان:

صوبے میں امن و امان کی بُری صورتحال کو کنٹرول کرنا اس مخلوط حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ صوبہ میں ہم نے لیویز فورس کو دوبارہ بحال کیا۔ بلاشبہ قانون نافذ کرنے کا یہ ادارہ انتہائی کم اخراجات میں گزشتہ ایک سو بر س سے صوبے کے (95) فیصد علاقے میں امن و امان کی علمبرداری ہے۔ لیویز فورس کو سابقہ حکومت نے عوام کی خواہشات کے برعکس اور صوبائی اسمبلی کے قراردادوں کے منافی ختم کیا تھا۔ یاد رہے وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم خان رئیسانی نے اپنی تقریب حلف برداری کے فوراً بعد لیویز کی بحالی کا عوام سے وعدہ کیا تھا۔ آج ہمیں فخر ہے کہ یہ وعدہ ہماری حکومت نے پورا کر دکھایا۔

#### (3) عمومی نظم و نسق اور کمشنریٹ سسٹم کی بحالی:

جناب اسپیکر! good-governance کیلئے ضروری تھا کہ ڈویژنل کمشنر اور ڈپیٹی کمشنر کے نظام کو بحال کیا جائے۔ ضلعی حکومتی نظام میں ضلعی سربراہ کے تمام اختیارات بشمول مஜسٹریٹ کے اختیارات ضلعی ناظم، ڈی۔ سی۔ او اور ڈی۔ پی۔ او کے درمیان تقسیم ہو گئے تھے۔ اس سے ہماری نظر میں انتظامی امور میں خلل واقع ہوا اور ان مشکلات سے نہیں، بہتر نظم و نسق اور عوامی مسائل کے فوری حل کیلئے ہم نے ایگزیڈیٹو مஜسٹریٹی (Executive Magistracy) کے نظام کو بحال کیا تاکہ لوگوں کو آسان، جلد، اور فوری انصاف ملے۔

#### (4) معاشی نظم و ضبط اور قرضوں سے چھٹکارا:

جناب اسپیکر! ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ روپنیو کو بڑھا کر اخراجات میں کمی کی جائے۔ اس پالیسی سے ہمیں کافی فائدہ پہنچا۔ جس سے عوام کو مزید نیادی و سائل پر توجہ دی گئی۔ دونے مکملوں (محکمہ توانائی اور اعلیٰ تعلیم کا محکمہ) اور چھوڑویژنل سٹھ کی انتظامیہ کی بحالی کے باوجود ہم نے اپنے اخراجات کم سے کم رکھے۔

جناب اسپیکر! جب ہماری حکومت نے اس صوبے کی باغ ڈور سنبھالی تو اسوقت صوبے مختلف قسم کے قرضوں میں بھکڑا ہوا تھا۔ ان میں قابل ذکر سی۔ ڈی۔ ایل (CDL)، بلاکڈ اکاؤنٹس (Blocked Accounts) اور غیر ملکی قرضے شامل تھے۔ ہم نے اپنے حصے کا اسٹیٹ بینک سے لیا گیا قرضہ جو کہ پونے نوارب روپے تھا، وقت سے پہلے ہی ادا کر دیا ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ اس حکومت نے آتے ہی یہ تاریخ ساز فیصلہ کیا کہ صوبے کو قرضے کی لعنت سے نجات دلایا جائے۔ اس وقت مجھے فخر سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے سی۔ ڈی۔ ایل کے قرضے مکمل طور پر ختم کر دیئے ہیں۔ اور blocked-account کے قرضوں کی ادائیگی کی ذمہ داری بھی اب ہماری نہیں رہی۔ مجھے یہ کہتے ہوئے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ اب ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ ہمارا صوبہ وہ واحد صوبہ ہے جس نے اپنے سی۔ ڈی۔ ایل کے قرضے ختم کر لیئے ہیں۔ جس کے بوجھ تسلی ہم

1970ء سے دبے ہوئے تھے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔۔۔ گزشتہ سال حکومتِ بلوچستان نے محکمہ خوارک کو ایک ارب چھیساں کروڑ دس لاکھ روپے کا قرض دس فیصد منافع کی شرح پر دیا۔ جس سے حکومت کی آمدنی میں نو کروڑ تیس لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ اور اگلے سال بھی اتنی ہی رقم وصول ہو گی۔

☆ اسی طرح حکومت نے پانچ ارب روپے کے ٹریزیری میں خریدے، جس سے موجودہ مالی سال میں 53 کروڑ 55 لاکھ روپے کا منافع ملے گا۔ اور مالی سال 13-2012ء میں اس پر منافع کا تخینہ 88 کروڑ روپے ہے۔

☆ صوبائی حکومت نے اپنے محکموں کے بھلی کے بلوں کی ادائیگی اور زرعی ٹیوب ویلز کی سب سیڈی کے حوالے سے QESCO کے اربوں روپے کی مقروض تھی۔ ہم نے رواں مالی سال 12-2011ء میں بجٹ سے اضافی رقم کے طور پر تقریباً 2 ارب روپوں کی ادائیگی کر کے اس قرض کو بھی واپس کر دیا۔ اس سلسلے میں رواں مالی سال میں تمام قرضوں کی ادائیگی کی گئی۔ اس میں بجٹ 13-2012ء سے اضافی رقم فراہم کی جائیگی۔

☆ زرعی ٹیوب ویلزوں کی سب سیڈی کیلئے رواں مالی سال میں 3 ارب روپے رکھے گئے تھے جو کہ QESCO کو ادا کر دیئے گئے ہیں۔ اگلے مالی سال میں وفاقی حکومت نے بھی اپنی طرف سے اس سب سیڈی کو بحال کر دیا ہے اور 4 ارب روپے وفاقی بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔ جو کہ صوبائی حکومت کی طرف سے 3 ارب روپوں کے علاوہ ہو گئے۔

#### (5) سرمائی دار حکومت کا اعلان:

اللہ تعالیٰ نے ہمارے صوبے کو ایک بڑی ساحلی پٹی سے نوازا ہے۔ اگر پوری اور اچھی طرح سے سمندری خزانے سے فائدہ اٹھایا جائے تو ہمارے سمندری وسائل نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے ملک کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کافی ہو گے اور یقیناً بڑا زمبابوالہ بچانے کا ذریعہ بھی ہو گے۔ تاہم صوبائی دار حکومت سے دور ہونے کی وجہ سے ہم ان وسائل سے پوری طرح سے فائدہ اٹھانے سے قاصر ہے ہیں۔ جسکی وجہ سے ان علاقوں کے لوگوں کو اچھی اور بہتر سہولیات بہم نہ پہنچائی جاسکیں۔ اس مسئلے کے پیش نظر، ہماری حکومت نے ایک انتقلابی قدم اٹھاتے ہوئے گواہ کو صوبے کا سرمائی دار حکومت بنانے کا اعلان کر دیا۔ میں یہ بتاتا چلوں کہ جب اس فیصلے کا اعلان کیا گیا تو بہت سے ناقدین اس بات پر مصر تھے ”کہ کروڑوں بلکہ اربوں روپوں کے اخراجات کی وجہ سے شامد یہ خواب کبھی شرمندہ تغیر نہ ہو سکے گا“، لیکن اللہ کی مہربانی سے سرمائی دار حکومت گواہ shift کیا گیا اور صرف 75 لاکھ روپے کے اخراجات آئے۔ اس فیصلے کے درجن ذیل فوائد ہیں:

اول۔ گواہ کو سرمائی صوبائی دار حکومت قرار دینے سے یہاں پر اربوں روپے کی تیار کی ہوئی پورٹ کو فعال اور

اسکی افادیت سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا جائیگا۔

دوم۔ اس اقدام سے مکران ڈویژن کے لوگوں کو اپنے مسائل کے حل کیلئے بڑی مسافتیں طے کر کے کوئی آنکھ زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔

سوم۔ اس فیصلے کی وجہ سے بلوچستان کے عوام کا اپنے وسائل پر دسترس حاصل کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گا اور آنیوالے میں الاقوامی تیل و گیس کی ترسیل کے بڑے پراجیکٹس کی جلد سے جلد ابتداء اور تکمیل میں مدد ملے گی۔

چہارم۔ اس فیصلے کی مدد سے مکران کی ساحلی پی پر موجود شہر میں الاقوامی تجارت، کاروبار اور سیاحت کے مرکز بن سکیں گے۔

#### (6) سیاسی مفاہمت (Political Reconciliation):

صوبے کی نظم و نسق اسوقت تک صحیح نہیں چل سکتی جب تک صوبے میں ثابت سیاسی توازن نہ ہو۔

حکومت اُس وقت ہی سماجی و معاشری مسائل پر توجہ دے سکتی ہے، جب تمام فریقین کی رضامندی شامل ہو۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان جناب محمد اسلم خان ریسنسی نے حکومت سنہالتے ہی تمام کلیدی رہنماؤں سے بات چیت شروع کرنے کے احکامات صادر کئے۔ اس مقصد کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے:

☆ سیاسی قیادت اور ورکرز کیخلاف دائمی مقدمات کو ختم کر دیا گیا۔

☆ تمام گرفتار سیاسی و رکرذ کو رہا کر دیا گیا۔

F.C. ☆ کی قائم کردہ چیک پوسٹوں کو صوبے کے مختلف علاقوں سے ہٹایا گیا۔

محترم وزیر اعلیٰ صاحب! آپ کی حکومت نے missing-persons کے cases کو اعلیٰ سطح پروفائلی حکومت کے ساتھ اٹھائے اور ایک فہرست بھی تیار کی گئی۔ نتیجتاً ڈیڑھ سو سے زائد افراد کو بازیاب کرایا گیا اور باقی ماندہ افراد کی برآمدگی کیلئے سروڑ کوشش جاری ہیں۔ اس حوالے سے صوبائی حکومت عدالت عظیمی اور اس سلسلے میں بننے والے کمیشن کے ساتھ مکمل تعاون کر رہی ہے۔

وزیر اعلیٰ جناب محمد اسلم خان ریسنسی نے گورنر جناب نواب ذوالفقار علی مگسی کے ثبت کردار اور کابینہ کے تعاون سے جلاوطن سیاسی رہنماؤں سے رابطہ شروع کیا۔ تاکہ انہیں سیاسی بات چیت کیلئے رضامند کیا جائے اور ہمارے صوبے کے کوئی خالی کی راہ پر گامزن کیا جائے۔ جس پر اب بھی پارلیمانی دائمہ کار میں کام ہو رہا ہے۔

#### (7) نوجوانوں کیلئے روزگار کے موقع:

جناب سپیکر! ہر حکومت کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنی انتظامی حدود میں عوام کو روزگار فراہم

کرے۔ مزید یہ کہ روزگار کے قابل نوجوانوں میں ہنرمندی کی تحقیق کرے۔ آپکو علم ہوگا کہ حکومت اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان میں قبل روزگار آبادی کل آبادی کا 40% ہے۔ اس وقت اس پوری آبادی کا 38.4% صوبے میں برس روزگار ہیں، جبکہ بقایا 1.6% حصہ بیرونی روزگار ہیں۔ بیرونی روزگاری کی یہ شرح صوبہ بلوچستان میں دیہی علاقوں میں شہری علاقوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اسی طرح ہنر سے محروم اور کم تعلیم یافتہ اس بیرونی روزگاری کا خاص طور پر شکار ہیں۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان میں تعلیم یافتہ، کم تعلیم یافتہ، اور ہنرمند اور غیر ہنرمند بیرونی روزگاروں کی کل تعداد 7 لاکھ سے زیادہ ہے۔

ہماری اس کم آبادی والے صوبے میں قابل روزگار آبادی میں اتنی بڑی تعداد کا بیرونی روزگار ہونا لمحہ فکر یہ ہے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت نے گزشتہ چار سالوں میں حکومتی اداروں میں تقریباً 20,000 براہ راست اور مستقل بنا دیاں پر روزگار فراہم کیا۔ اگلے مالی سال کیلئے مزید 6530 براہ راست روزگار کے موقع پیدا کئے جائیں گے۔ جیسا کہ آپکو علم ہے، کہ موجودہ حکومت نے ترقیاتی بجٹ میں کئی گناہ اضافہ کر کے ترقیاتی اسکیموں کے عملدرآمد میں قابل روزگار نوجوان کو شامل کیا ہے۔ صوبائی حکومت کے مختلف اداروں میں موجود تربیتی اداروں مثلاً ٹی۔سی۔، وی۔ٹی۔سی، اور مالی اندھر سڑیز کے تحت کام کرنیوالے اداروں میں نوجوانوں کو تربیت دی جا رہی ہے۔ تاکہ وہ اپنے لئے خود روزگار کے موقع پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ وفاقی بجٹ میں یہ وعدہ کیا گیا ہے، کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو 11500 روزگار کے نئے موقع دیتے جائیں گے۔ مزید یہ کہ 15000 نوجوانوں کیلئے انٹرنیشنپ کا بندوبست کیا جائیگا۔ اسکے علاوہ وفاقی اداروں میں، وفاقی بجٹ سے 2400 اسامیوں پر بلوچستان سے تعلق رکھنے والے لوگ اور ڈویسائیل نوجوانوں کو بھرتی کیا جائیگا۔ صوبائی حکومت آنیوالے مالی سال میں بلوچستان کے نوجوانوں کیلئے ترقی اور خود اختیاری کا ایک جامع منصوبہ تیار کر رہا ہے۔

#### (2011-12) بجٹ کا جائزہ:

جناب اسپیکر! آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ موجودہ مالی سال کے نظر ثانی تخمینے معزز ایوان کے سامنے پیش کئے جائیں۔ جاری سال 2011-2012 کے کل بجٹ کا ابتدائی تخمینہ 164.57 ارب روپے تھا۔ اور یہ بجٹ 171.93 ارب روپے کے خسارے میں تھا۔ نظر ثانی بجٹ برائے سال 2011-12 کا تخمینہ اب خسارے کو ختم کر کے 90 ارب 26 کروڑ 10 لاکھ روپے تھا۔ جو نظر ثانی تخمینے میں کم ہو کر 85 ارب 26 اخراجات جاریہ کا تخمینہ

کروڑ اور 10 لاکھ روپے ہو گئے ہیں۔

☆ مالی سال 2011-12ء میں پی۔ایس۔ڈی۔پی (PSDP) کا ججم 31.352 بلین روپے تھا۔ اس میں 590 جاری اسکیمیں جبکہ 494 نئی اسکیمیں شامل تھیں۔ 2011-12ء کی PSDP پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسکا ججم 33.475 بلین روپے تک بڑھایا گیا۔ نظر ثانی کے بعد 600 جاری اسکیموں کیلئے 16.051 بلین اور 690 نئی اسکیموں کیلئے 17.423 بلین روپے مختص کئے گئے۔ ترقیاتی بجٹ میں اضافہ ہم نے غیر ترقیاتی بجٹ میں کی لا کر کیا۔ وفاقی حکومت کے PSDP سے صوبائی مکاموں کے توسط سے عملدرآمد ہونے والی اسکیموں کیلئے 8.596 بلین روپے اسکے علاوہ ہیں۔

☆ PSDP برائے سال 2011-12ء کی 570 جاری اور نئی اسکیمیں مالی سال کے اختتام تک مکمل کی جائیں گیں۔

#### (1) لاءِ اینڈ آرڈر (Law & Order):

☆ ہم نے پولیس کے تقریباً ساڑھے پانچ ہزار اہلکاروں کو جو B ایسا کو A میں تبدیلی کے پراجیکٹ (سی۔بی۔ائے) کے تحت بھرتی کئے گئے تھے، انکو ریگولر کر دیا ہے۔ اسی طرح تقریباً 6 ہزار بلوچستان کا نشیلبری کے ملازمین کو جو وفاقی حکومت کے تحت بھرتی کئے گئے تھے، کو بھی ہماری حکومت نے ریگولر کر دیا ہے۔

☆ ہم نے پچھلے تین سالوں میں لیویز پر 6.261 بلین روپے خرچ کر چکے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں نئی پوسٹیں بھی پیدا کیں۔

☆ لیویز فورس کیلئے اسال نظر ثانی بجٹ کا تخمینہ 3.114 بلین روپے ہے۔

☆ اسی طرح سے پولیس کیلئے اس سال نظر ثانی بجٹ کا تخمینہ 5.902 بلین روپے ہے۔

☆ ہائی ویز پر عوام کی بے خطر اور پُر امن سفر کو مکن بنانے کیلئے 369.575 ملین روپے اس سال لیویز اور پولیس فورس کو مہیا کئے گئے۔

☆ لیویز فورس کو موجودہ حالات اور چینی بحیرے سے نمٹنے کیلئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اور اس سلسلے میں 150.000 ملین روپے کی خطریر قم سے اس فورس کیلئے اسلحہ خریدا گیا ہے اور 69.81 ملین روپوں یا اسکے لئے گاڑیوں کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔

☆ پیٹرولنگ کیلئے لیویز اور پولیس فورس کی گشت کو بہتر کرنے کیلئے 464.217 ملین روپے تیل کے اخراجات

کی میں اس سال دیئے گئے۔ واضح رہے کہ یہ رقم بی۔ سی اور ایف۔ سی کو جاری شدہ رقم کے علاوہ ہے۔  
 ☆ آنے والے مالی سال 13-2012ء میں لا اینڈ آرڈر کیلئے 13.530 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔  
 جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 7% فیصد زیادہ ہیں۔

صوبہ میں پنجاب کی طرز پر یہ سکیو 1122 کے مرکزاً گلے مالی سال میں تعمیر کئے جائیں گے۔

#### (Education) (2)

جناب اسپیکر! کسی بھی حکومت کا معاشرتی انصاف سے لگاؤ کا اندازہ قوم کے معیارِ تعلیم سے لگایا جاتا ہے۔ ایک پڑھا لکھا معاشرہ ہی اس بات کا غماز ہو سکتا ہے، روزگار کے بہتر موقع، غربت میں کمی، ماں اور بچوں میں شرح اموات کی کمی، صفائی سترہائی، بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول اور وطن سے محبت کا انحصار اعلیٰ تعلیم پر ہوتا ہے۔ تعلیم ہی ان معاشرتی کمزوریوں کو ختم کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔

تعلیم کی ترویج اور معیاری تعلیم کی فراہمی کیلئے اس حکومت نے پچھلے چار سالوں میں تعلیم کیلئے مختص بجٹ کو سال 2007ء کے بجٹ کے 1.813 ارب روپے رقم سے بڑھا کر سال نظر ثانی بجٹ 2011-2012ء میں 20.632 بلین روپے کر دیا گیا۔ انہیں پالیسیوں کی بدولت پرائزمری کی سطح پر اندراج کو 37 سے 45 تک بڑھادیا ہے۔ جبکہ ہائی اسکولوں میں اندراج 5% سے بڑھ کر 7% فیصد ہو گیا ہے۔ اب رواں سال کے دوران اس شعبہ میں درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

☆ تعلیمی اداروں میں مرمت کے کام، فرتیخ، ٹاٹ، پڑھنے لکھنے کی اشیاء اور سائنسی آلات کی خریداری کیلئے 800 میلیون روپے کا اجراء کیا گیا۔

☆ پچھلے چار سالوں میں 526.328 میلیون روپے مالیت کی تدریسی کتابیں پرائزمری سے میٹرک لیول کے طلباء و طالبات میں منتقل تلقیم کئے۔

☆ آغاز حقوق بلوجستان کے تحت میرٹ کی بنیاد پر پانچ ہزار اساتذہ کو بھرتی کیا گیا۔ سیمیں تین فیصد نمائندگی خواتین کو دی گئی۔ افیقتوں اور معذور افراد کیلئے مختص کوٹے پرختی سے عملدرآمد کیا گیا۔

☆ محکمہ تعلیم میں مختلف ایجنسیز، ڈوڑزا اور پاٹنرز کی کارکردگی کو جانچنے کیلئے پالیسی پلانگ اینڈ اپلیمنٹیشن یونٹ (PPIU) بنایا گیا۔

☆ آٹھ ایمیٹری کا لجز میں تعلیم میں ایسوی ایٹ ڈگری شروع کر دی گئی ہے۔

☆ اس حکومت نے چار سالوں میں اب تک 270 پرائزمری اسکولوں کو ڈل اور 170 ڈل اسکولوں کو ہائی کے

درجے پر ترقی دی گئی۔

☆ بڑی تعداد میں منتخب تعلیمی اداروں کے طلباء کو وظائف کیلئے نامزد کیا گیا۔ یہ اسکالر شپ بلوجستان کے نادار طلباء و طالبات کو ملک کے مختلف اچھے تعلیمی اداروں میں بینظیر اسکالر شپ اسکیم، بلوجستان انڈومنٹ فنڈ، پنجاب انڈومنٹ ایجوکیشن فنڈ وغیرہ کے تحت دیئے گئے۔

☆ مختلف اپ گریڈ کئے گئے نئے اسکولوں اور کالجوں کے لئے مختلف کیلیگریز میں گزشتہ چار سالوں میں 4000 سے زائد نئی آسامیاں پیدا کی گئیں جو وفاق کی طرف سے بلوجستان پیکیج کے تحت دیئے گئے یہ 5000 اسامیوں کے علاوہ ہیں۔

☆ پچھلے چار سالوں میں اس حکومت نے 10 انٹر کالج کو اپ گریڈ کر کے ڈگری کا لجز کا درجہ دیا۔  
☆ اس حکومت کے دور میں اب تک چار کیڈٹ کالج صوبے میں تعمیر ہوئے۔

☆ چار سالوں میں صوبے کے مختلف شہروں میں چار پولیٹکنیک انسٹی ٹیوٹ بنانے کا فعال کر دیئے ہیں۔

☆ محکمہ تعلیم کو دوالگ الگ مکملوں میں تقسیم جیسا احسن قدم بھی اس حکومت نے ہی اٹھایا۔ اس سے تعلیم کے سیکٹر میں نظم و نسق مزید بہتر ہو سکے گی۔

☆ پانچ یونیورسٹیوں کے گرانٹ ان ایڈ کا بجٹ جو 2009ء میں صرف پندرہ کروڑ تھا، یہ بڑھ کر اب چھپاس کروڑ روپے ہو چکا ہے۔ یہ قم ہم اگلے مالی سال میں بھی دینگے۔

☆ رواں مالی سال کے دوران تعلیم کیلئے غیر ترقیاتی مد میں 19.24 بلین روپے مختص کئے گئے تھے۔ جو کہ نظر ثانی بجٹ میں 20.632 روپے کر دیئے گئے۔

☆ بلوجستان ایجوکیشن سیکٹر پلان کی تیاری کے اوپر بھی زور و شور سے کام ہو رہا ہے۔  
☆ نئے سال میں ڈیڑھ سو نئے سکول کھولے جائیں گے۔

☆ آپکو یہ سُن کر خوشی حاصل ہو گی کہ ایس۔ ایس۔ ٹی کی پوسٹ کو گریڈ سولہ سے گریڈ سترہ میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ جس پر عملدرآمد کیم جولائی 2012 سے ہو گا۔

☆ آنے والے مالی سال 2012-13ء میں محکمہ تعلیم کیلئے غیر ترقیاتی مد میں 22.458 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے ابتدائی تخمینوں کے مقابلے میں 16.70% زیادہ ہیں۔

☆ علمی و ادبی، سماجی اداروں کو گرانٹس کی رقم 08-07ء میں 275.098 بلین روپے تھی، جسے ہمارے دوسری حکومت میں تقریباً 200 تک بڑھا دیا گیا ہے۔ ان گرانٹس کی مدد سے ان اداروں کی کارکردگی میں بہتری

آئنگ اور عوام کے علمی و ادبی شعور کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

### (3) صحت (Health):

صحت کے شعبے میں ہمیں پیچیدہ حالات کے پیش نظر بہت سی دشواریوں کا سامنا ہے۔ دشواریوں کا فقدان، ناکافی بنیادی سہولیات، بغیر منصوبہ بندی کے قیام کردہ غیر فعال صحت کے مرکز، زنانہ تربیت یافتہ شاف و تجربہ کار عملے کی کمی بلاشبہ وہ مسائل ہیں جن پر قابو پانا ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

اگر ہم اپنے صوبے کی نومولود بچوں کی شرح اموات کا موازنہ جو ہزار بچوں میں 158 ہے، کم ترقی پذیر افریقی ممالک سے کریں تو یہ شرح انکی نسبت سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح پانچ سال سے کم عمر کے دیہی بچوں کی شرح اموات ہزار بچوں میں 164 ہے، جو بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح غریب خاندانوں میں بچوں کی شرح اموات زیادہ ہے، بہ نسبت مالدار خاندانوں کے۔ صحیح خواراک نہ ملنے کی وجہ سے ہر دس بچوں میں سے چار بچے وزن کی کمی کا شکار ہیں۔ 15 سے 19 سال کی حاملہ خواتین کی کثیر تعداد زچگی کے دوران صحیح دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے فوت ہو جاتی ہیں۔

☆ صحت مند معاشرے کے حصوں کیلئے صحت کے شعبے میں بے تحاشا کام کرنے کی ضرورت ہے۔ دشواریوں کی کمی کو ڈور کرنے کیلئے رواں مالی سال کی طرح ہم نے اگلے سال مزید ایک ارب روپے کی خطیر رقم رکھی ہے۔ جو صوبے بھر میں دشواریوں کی مفت فراہمی کیلئے ہوگی۔

☆ اسی طرح صوبے کے بڑے ہسپتاوں سمیت تمام ضلعی صحت کے مرکز میں مختلف مشینی و طبی آلات کی کمی کو ڈور کرنے کیلئے ہماری حکومت نے ایک ارب روپے کی خطیر رقم رکھی ہے۔

☆ علاوہ ازیں ان ہسپتاوں کی مرمت کیلئے بھی پانچ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

☆ شیرخوار بچوں اور ماڈل کی شرح اموات میں کمی لانے اور زچ و بچ کو صحت مند و توانا بنانے کیلئے MNCH PPHI جیسے پروگراموں کے توسط سے صوبے میں کام ہو رہا ہے۔

☆ باقی تینوں صوبوں کے برکس ہمارے صوبے میں ہمیلتھ میجنٹ کیڈر کی منظوری اور عملدرآمد ہمارے ڈور حکومت کا ایک اور اہم کارنامہ ہے۔ اسکے علاوہ پیر امیڈیکل سٹاف کا سروس سٹرکچر بھی قبل ذکر ہے۔

☆ گریڈ 17 کے ڈاکٹروں کیلئے ماہانہ پندرہ ہزار روپے اور گریڈ 18 و بالا کے ڈاکٹروں کیلئے ماہانہ دس ہزار روپے ہمیلتھ پروفیشنل الاؤنس کی منظوری جاری مالی سال کے دوران دی گئی ہے۔ اسکے علاوہ نان پر یکشنسگ الاؤنس کی مد میں گریڈ 17 و 18 کے ڈاکٹروں کو ماہانہ چار ہزار روپے دیئے جا رہے ہیں۔ اور گریڈ 19 و بالا

کے ڈاکٹروں کو چھ ہزار روپے اس میں ادا کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرز پر ڈاکٹروں کو ماہانہ دی ہی ترغیبی الاؤنس (Rural Incentive Allowance) کی جاری مالی سال کے دوران منظوری دی گئی۔ اس الاؤنس کے تحت آٹھ ہزار روپے ہمارے صوبے کے ڈاکٹروں کو ادا ہو رہے ہیں۔

☆ ہاؤس آفیسرز کا ماہانہ وظیفہ پندرہ ہزار روپے سے بڑھا کر چوبیس ہزار روپے اور پوسٹ گرینجو میں کا ماہانہ وظیفہ پندرہ ہزار سے بڑھا کر 42500 روپے کر دیا گیا ہے۔

☆ جاری مالی سال کے دوران تقریباً چار سوو (402) فارماست (pharmacists) اور چوتیس (34) ڈرگ اسپیکٹر زبرحتی کئے گئے۔

☆ صوبائی حکومت نے چیف منٹر ائیشیو (Chief Minister Initiative) پہاٹائیں کنٹرول پروگرام کیلئے 381 ملین روپے کی منظوری دے دی ہے۔ جس کے تحت ہپاٹائیں بی۔ اور سی کے مریضوں کو دوائیاں دی جائیں گیں۔

☆ چند سالوں سے بلوچستان میں پولیو سے متاثرہ بچوں کی تعداد خطرناک حد تک پہنچ گئی تھی۔ ہماری حکومت نے اعلیٰ سطح پر سیاسی کمٹنٹ اور بہتر انتظامی اقدامات کا مظاہرہ کرتے ہوئے موجودہ سال اس میں قابل ذکر کی لانے میں کامیابی ہوئی۔ ان اقدامات کو مرکزی حکومت اور بین الاقوامی طور پر بھی بہت سرایا گیا ہے۔ میں اپنی اس بجٹ تقریر کے ذریعے وفاقی حکومت اور بین الاقوامی اداروں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم اپنے اقدامات میں مزید تیزی اور برجستہ لائیں گے اور بلوچستان سے پولیو ایزس کا خاتمہ کر کے ہی دم لیں گے۔

☆ مختلف املاع میں ایمبولینس (Ambulances) کی فراہمی اور پندرہ ٹاؤن فری (Midwifery) ٹریننگ سکول کا قیام قابل ذکر ہے۔ روائی مالی سال میں صحت کے کئی مرکز کی آپ گریڈیشن اور تعمیر ہو گئیں اور مختلف سہولتیں مہیا کی گئیں۔

☆ مزید برآں ہماری حکومت نے صحت سے متعلق کئی اہم منصوبوں پر کام کیا، جن میں سرفہrst، بچاں بستروں پر مشتمل ہسپتاں کی تعمیر ہے۔ جو چلاک، فلات، مچھ، پنجبور، گوادر، پسنی اور کوئٹہ کے اضلاع میں ہیں۔ 100 بستروں پر مشتمل نواب غوث بخش ریسنسی شہید ہسپتال ہمارے حکومت کی ایک اور اہم کامیابی ہے۔ انشاء اللہ پچاں بستروں پر مشتمل مزید ہسپتال قائم کئے جائیں گے، گوادر میں GDA پچاں بستروں پر مشتمل ہسپتال کو مستونگ ہسپتال کی طرز پر بہت جلد فعال کر دیا جائیگا۔

☆ اسکے علاوہ ہماری حکومت کا منصوبہ ہے کہ صحت کے شعبے میں مزید بہتری لائی جائے۔ اور اس کام کیلئے نئے

ہسپتالوں و صحت کے مرکز کا قیام اشد ضروری ہے۔ رواں مالی سال میں صوبائی پبلک سیکٹر ڈپلمٹ پروگرام کے تحت 1.194 بلین روپوں سے کئی ہسپتالوں اور بنیادی صحت کے مرکز پر کام کیا جا رہا ہے:

☆ ایک ارب روپے دوائیوں کی خریداری اور تقریباً ایک ارب روپے طی آلات کی خریداری کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ آنے والے مالی سال 2012-13ء میں محکمہ صحت کیلئے غیر ترقیاتی مد میں 9.784 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے بجٹ کے مقابلے میں ایک ارب روپے زیادہ ہے۔

☆ نئے مالی سال کے PSDP میں صحت کے شعبے میں 1.288 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ جو 58 جاری اور 35 نئی اسکیمات پر خرچ ہونگے۔

#### (4) مواصلات (Communication)

جناب اسپیکر! سڑکیں عوام کی بنیادی ضروریات میں شامل ہے۔ نئی سڑکوں کی تعمیر اور موجودہ سڑکوں میں، ہتری لانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اس شعبہ میں ہم نے اپنے دور حکومت میں ہر سال خطرہ قم مختص اور خرچ کی ہے اور مزید فنڈ رخص کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ ہمارے دو حکومت میں تقریباً کل 782 مختلف سعیموں کی منظوری دی گئی، جس پر مجموعی رقم 60.239 ارب روپے مختص کئے گئے۔ اب تک 577 اسکیمات مکمل کر لی گئی ہیں۔

☆ گزشتہ چند سالوں کے دوران ہماری حکومت نے 5254 کلومیٹر سڑکیں پختہ کی ہیں۔ اور ہماری مخلوط صوبائی حکومت سالانہ تقریباً گیارہ سو کلو میٹر سڑکیں پختہ کر رہی ہے۔

☆ کوئی شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو منظر رکھتے ہوئے دو فلاں اور روز کی اسکیمات پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ ان میں سے ایک فلاں اور سریاب اور دوسرا کوئلہ پھاٹک کے مقام پر بنایا جائیگا۔ ان اسکیمات پر کل لاگت تقریباً 2.500 ارب روپے نہیں ہے۔

☆ رواں مالی سال کے دوران سڑکوں کی کل 398 اسکیمات، یعنی 165 نئے اور 182 جاری اسکیمات کیلئے مجموعی طور پر 12.429 بلین روپے مختص کئے گئے۔ جن میں سے 135 اسکیمات تکمیل کے مرحل میں ہیں۔ اور باقی اسکیمات کو آنیوالے مالی سال 13-2012ء کی پی۔ ایس۔ ڈی۔ چیمیں شامل کر دیا گیا ہے۔ جن کیلئے 12.035 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس رقم سے 276 جاری اور 154 نئی اسکیمات پر کام ہو گا۔

#### (5) زراعت (Agriculture)

جناب اسپیکر! زراعت و گلہ بانی ہمارے دیہی آبادی کا بنیادی ذریعہ معاش ہے۔ یہ شعبہ بالواسطہ یا بلا واسطہ صوبے میں تقریباً 70 فیصد لوگوں کو روزگار مہیا کر رہی ہے۔ صوبہ بلوچستان میں اس وقت تین لاکھ پچاس ہزار ایکڑ اراضی فصلوں کی مدد میں آباد ہیں، ہماری حکومت کی یہ ترجیح رہی ہے کہ اس شعبے میں مزید بہتری لائی جائے تاکہ صوبے کی معیشت اور بہتر بنائی جاسکے۔

جناب اسپیکر! مالی سال 2008-2009ء سے مالی سال 2011-2012ء تک آٹھ لاکھ چھیساٹھ ہزار چار سو رعنائی بلڈوزرز گھنٹے دیتے گئے، جس سے تقریباً 52 ہزار ایکڑ نامہوار زمین کو قابل کاشت بنایا گیا۔ اور تقریباً پانچ سو گیارہ ملین روپے بطور ہائے چار جز منافع ہوا ہے۔

جناب اسپیکر! بلاشبہ یہ سہرا بھی ہمارے حکومت کے سر ہے کہ جس نے (On Farm Water Management Project) کے تقریباً 1410 ملاز میں کوپر اجیکٹ کے مکمل ہونے کے بعد ریکارڈ کرنیکا وعدہ کیا تھا۔ ہم نے یہ وعدہ مالی سال 2011-2012ء میں پورا کیا۔ انکے لئے تاخواہوں کا بندوبست ہم نے روای مالی سال کے بجھ سے اضافی رقم دے کر کیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سرکاری اہلکار زراعت کے ترقی میں صوبے کے بہترین معاون ثابت ہونگے۔

☆ آنے والے مالی سال 2012-2013ء میں ملکہ زراعت کیلئے 5.2 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 12% زیادہ ہے۔

☆ صوبے کے زمینداروں کیلئے مقابله کی بنیاد پر ضلع و ارتقیبی پیشکش کیلئے اگلے مالی سال میں پانچ کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس رقم سے ہر ضلع میں اول، دوئم اور سوم آنے والے زمینداروں کو زرعی آلات و مشینی دی جائیگی۔

☆ سال 2012-2013ء کی PSDP میں زراعت کے شعبے میں 20 جاری اور 20 نئی سکیمات کیلئے 390.835 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

#### (6) امور حیوانات (Livestock):

صوبائی معیشت میں امور حیوانات صوبائی جی۔ ڈی۔ پی کا 52 فیصد بنتا ہے۔ مال مویشیوں کا دیہی ترقی میں اضافے اور غریب عوام کی خوشحالی سے ایک گہر اتعلق ہے۔ صوبہ بلوچستان میں امور حیوانات و ترقیات کیلئے ڈیری فارمز کا ایک وسیع جال بچھا ہوا ہے۔ جس کے ذریعے مصنوعی چم ریزی، مال مویشیوں کی صحت کا خیال اور امراض کی تشخیص کے ساتھ ساتھ مال مویشی کے پیداوار میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

☆ رواں مالی سال کے دوران تقریباً ایک لاکھ جانوروں کی مختلف بیماریوں کا علاج معالجہ کیا گیا۔

☆ تقریباً ڈریٹ کروڑ جانوروں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لیے لگائے گئے۔

☆ اس شعبہ میں رواں مالی سال میں تقریباً 30 ملین کی لاگت سے چھ منصوبوں پر کام جاری ہے۔

☆ آنے والے مالی سال 2012-13ء کی PSDP میں لا یوٹاک کے شعبے کیلئے 90.146 ملین روپے

محض کئے گئے ہیں۔ جو موجودہ مالی سال کے مقابلے میں 200% زیادہ ہے۔

☆غیر ترقیاتی بجٹ 2011-12ء کے بجٹ میں لا یوٹاک کیلئے 1.623 بلین روپے رکھے گئے تھے۔ جسے

سال 2012-13ء کے بجٹ میں بڑھا کر 1.938 بلین روپے تک لیجانے کی تجویز ہے۔

☆ صوبے کے گلہ بانوں کیلئے مقابله کی بنیاد پر ضلع و ارتغیبی پیکنچ کیلئے اگلے مالی سال میں پانچ کروڑ روپے کی

رقم محض کی جا رہی ہے۔ اس رقم سے ہر ضلع میں اول، دوئم اور سوم آنے والے گلہ بانوں کو انعامات دیے

جائیں گے۔

### ماہی گیری (Fisheries)

جناب اپنیکر! صوبہ بلوچستان کو اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع و عریض رقبے کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی اہم

پیداواری سمندری حد سے نوازا ہے۔ جوگ بھگ گیارہ سو کلو میٹر پر محیط ہے۔ قانونی طور پر بارہ نائل میل تک

سمندر کے اندر وہی حدود مکملہ ماہی گیری حکومت بلوچستان کے زیر تسلط ہے۔ جس میں مچھلیوں کے غیر قانونی

شکار کی روک تھام، ماہی گیروں کی رہنمائی اور انکو سہولیات بھم پہنچانا حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

بحرہ عرب کی یہ سمندری پٹی کم و بیش پچاس ہزار لوگوں کو روزگار مہیا کر رہی ہے۔ سمندر سے سالانہ

ایک لاکھ بیس ہزار میٹر کٹ مچھلی پکڑی جاتی ہے جس سے تقریباً 9 ارب روپے آمدنی ہوتی ہے۔

جناب اپنیکر! ہماری حکومت کی کوششوں سے پہنچنیش ہار بر کی بحالی کیلئے حکومت جاپان سے آٹھ سو ملین روپے کی

گرانٹ حاصل کی گئی اور اس منصوبے پر ہالینڈ کے کنسٹلٹنٹ کے ڈیزائن کے مطابق جدید ڈریجکر کی مدد سے

ڈریجک کیلئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تاکہ ہاہر بر کو جلد از جلد بحال کیا جائے۔

اسی طرح سے اقوام متحده کی تنظیم بین الاقوامی فنڈ برائے زرعی ترقی (ایفاد۔ IFAD) کی مدد سے

ہمارے ساحلی پٹی کے دونوں ضلعوں یعنی گوا در اور لسبیلہ میں تین ارب روپے کی خطیر رقم سے پراجیکٹ کا ابتداء

ہو چکا ہے اس کے تحت ماہی گیروں کو کو سٹ ٹو مارکیٹ تک رسائی کیلئے سڑکوں کی تعمیر، جے ٹیز اور ماہی گیروں کیلئے

چھوٹی اسکیمات پر عملدرآمد ہو گا۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے بڑی خوشی ہو رہی ہے، کہ نومبر میں شروع کئے گئے تین

روڈز پر جنکی گل لہبائی پھیپ کلو میٹر ہے اپنی تکمیل کے آخری مرحل میں ہیں۔ اسکے علاوہ اسی اسکیم کے تحت چار جیئنر بھی بنائی جائیں گی اور انکے ساتھ ضروری سہولیات جیسے آشن ہاں، فیول ٹینک اور کشتیوں کی مرمت کیلئے ورکشاپ بھی ان جیئنر کے ساتھ بنائی جائیں گی۔ یقیناً یہ اقدامات اگلے دو تین سالوں میں ہمارے صوبے کی ساحلی پٹی میں خوشحالی کی نوید ہونگے۔

☆ بلوچستان کے ساحلی آبادی والے علاقوں کیلئے پانی کی فراہمی کو ممکن بنانے کیلئے 445 ملین روپے کی لاگت سے ایک منصوبے پر بھی کام ہو رہا ہے۔ اس منصوبے کیلئے مالی تعاون پی۔ آئی۔ ڈی۔ ایس۔ اے مہیا کر رہی ہے۔

ہماری حکومت اگلے مالی سال سے ماہی گیری کے شعبے میں درج ذیل اقدامات کر گی:

☆ شمالی علاقوں میں فرش کلپر کو متعارف کرنے کیلئے فنگر لانڈ مہیا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے تاکہ کہڑو، قلعہ سیف اللہ جیسے اضلاع میں پانی و بندات میں فرش کلپر نگ کی جاسکے۔

☆ آنے والے مالی سال 2012-13ء کی PSDP کے تحت مکمل ماہی گیری کیلئے 135.736 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(8) پیلک ہیلتھ انجینئرنگ (PHE):

جناب اسپیکر! محفوظ اور صاف پینے کا پانی بیاندی انسانی ضرورت اور حق ہے۔ مختلف تحقیقات کے مطابق 70 فیصد بیماریاں گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ صاف پانی کی فراہمی سے نہ صرف لوگوں کی صحت اچھی رہے گی بلکہ اس سے علاج معالجے پر اٹھنے والے خرچ سے بھی ہمارے صوبے کے غریب لوگ بچ سکتے ہیں۔ آپکی حکومت نے بلوچستان کے شہروں اور دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کو ترجیحی اہمیت دی ہے۔ اس مسئلے میں PSDP 2012-13ء میں 53 جاری اور 69 نئی اسکیموں کیلئے 2.259 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ متعلقہ ارکان اسsemblی نے بھی فراہمی آب کی اسکیموں کی توسعہ و بہتری کے لئے فنڈ ز فراہم کئے ہیں۔

☆ پیلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کے تحت مختلف پرائیسکیشن پر کام جاری ہیں۔ ان میں خاص طور پر تمام یونین کونسلوں میں فلٹریشن پلانٹس کا لگانا شامل ہے۔

☆ آکڑہ کورڈیم، جو گوادر و اڑپلاٹی اسکیم کے تحت گوادر اور اسکے قرب و جوار کی آبادی کیلئے پانی کا واحد ذریعہ ہے۔ ڈیم میں سلٹیشن کی وجہ سے اسکی گنجائش میں کافی کمی آچکی ہے۔ اس مسئلے کے حل کیلئے خاطر خواہ رقم جاری کی

گئی ہے اور بہت جداس مسئلے پر قابو پالیا جائیگا۔

☆ آنے والے مالی سال 13-2012 میں اس محکمہ کیلئے غیر ترقیاتی بجٹ میں 180.2 بلین روپے منصص کئے گئے ہیں۔

#### (9) معدنی شعبہ (Mines & Minerals)

جناب اسپیکر! بلوچستان میں معدنی دولت اسکے عوام کی خوشحالی اور ترقی کی ضامن ہیں۔ ملک میں اب تک نکالی گئی پچاس معدنیات میں سے چالیس بلوچستان سے حاصل کی جا رہی ہیں ان میں اہم ذخائر مندرجہ ذیل ہیں۔

- سینڈک میں تانبے اور سونے کے ذخائر

- ریکوڈک میں تانبے اور سونے کے ذخائر

- دودر میں زنك اور سیسے کے ذخائر

بلوچستان کے انہیں ذخائر سے پہلی مرتبہ پاکستان دھات کی عالمی منڈی میں متعارف ہوا ہے۔ ایک صدی سے زائد حصے سے بلوچستان کو نکلہ پیدا کرنے والا سب سے بڑا اعلاق رہا ہے۔ ہمارے کوئے کے ذخائر کا تخمینہ 217 میلین ٹن سے زائد لگایا جاتا ہے۔ چمانگ میں کوئی کی کانوں پر کام کے آغاز سے صوبے میں ستاؤں ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے موقع میر آئے ہیں۔

معدنیات کے شعبہ میں مزید ترقی کیلئے اس سال 77.085 میلین روپوں کی لاگت سے 3 اسکیمات پر کام ہوا ہے۔ اس شعبہ میں مزید سرمایہ کاری کو فروغ دینے کیلئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے، جس سے لوگوں کو روزگار ملے گا، اسکے علاوہ ریکوڈک سے فائدہ اٹھانے کیلئے آپکی حکومت نے اس سکیم کو خود چلانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے اور اس سلسلے میں ماضی کے غلط کئے گئے فیصلوں کو ختم کرنے کیلئے ہمیں اگر بڑے بڑے چیلنجز سے بھی گزرنا پر ا تو سیمیں کوئی کمی نہیں چھوڑیں گے۔ اس سلسلے میں ایک ریفارمیٹری پلانٹ پر کام کی تیاریاں کی جا رہی ہیں اور ہمارے ملک کے مایناز سائنسدان جناب شریعت مبارک مندرجہ ماری مدد کر رہے ہیں۔

#### (10) آبپاشی (Irrigation)

جناب اسپیکر! زراعت ہماری معيشت کیلئے کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ اور اسکی ترقی کیلئے پائیدار اور معیاری نظام آبپاشی کی اہمیت سے بھی کوئی ذی شعور انسان انکار نہیں کر سکتا۔ آپکی حکومت نے اس اہم شعبے میں نوجوانوں کو ملازمت کے موقع مہیا کرنے اور زیریز میں پانی کی سطح ریچارج کرنے کیلئے پائیدار نظام آبپاشی اور ڈیلے ایکشن ڈیزیکی تعمیر اور دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔

☆ کئی بڑی اسکیمات و فاقی حکومت کے تعاون سے صوبے کے مختلف حصوں میں جاری ہیں اور ان میں سے اکثر پاپیہ تکمیل کو بھی پہنچ چکے ہیں۔ ان میں پٹ فیڈر کینال، میرانی ڈیم، سکونتی ڈیم، شادی کور ڈیم، اور باتوزی ڈیم شامل ہیں۔ بیس سے زائد ڈیلے ایکشن ڈیزائر دریائے ناڑی پر چھ بیراج انہیں کوششوں کا نتیجہ ہے صوبائی PSDP میں بھی کئی آپاشی کی اسکیمات شامل ہیں۔ گودار میں سو و نظر ڈیم کی تعمیر کا کام اگلے مالی سال میں انشاء اللہ شروع ہو جائیگا۔

☆ اگلے سال کے PSDP میں اس شعبے میں 46 جاری اور 131 نئی اسکیمات کیلئے 3.847 بلین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

#### (11) توانائی (Energy)

جناب اسپیکر! توانائی صوبے کی معاشی ترقی کیلئے انتہائی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ موجودہ توانائی کے بھرمان نے تمام شعبوں پر سگنین اثرات مرتب کئے ہیں۔ اس بھرمان کو ختم کرنے کیلئے ہماری صوبائی حکومت دن رات مصروف عمل رہی ہے۔ خوش قسمتی سے بلوچستان دوبارہ قابل استعمال (Renewable) وسائل سے مالا مال ہے۔ جن سے سولر، وند اور جیو تھمل کی وافر توانائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے توانائی کا الگ حکمہ بنادیا گیا ہے۔

☆ 888 ملین روپے کی لاگت سے سولہوم سسٹم پراجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے۔ جس سے تقریباً تین سو گاؤں میں بجلی فراہم کی جائیگی۔

☆ زراعت کے پندرہ ہزار چھ سو ساٹھ ٹیوب ویلز کو رعایتی بجلی کی نرخ پر چلا�ا جا رہا ہے۔ جس پر تین ارب روپے خرچ ہو رہے ہیں، اور بجلی کے نزخوں میں اضافے کی وجہ سے مالی مسائل درپیش ہیں۔ اس مالی بوجھ کو کم کرنے کیلئے رعایتی نرخ پر چلنے والے ٹیوب ویلز کو سول انجی سسٹم پر تبدیل کیا جائیگا۔ جس پر تقریباً پانچ ارب روپے لاگت آئیگی۔

☆ سول سیکریٹریٹ، چیف منسٹر اور گورنر سیکریٹریٹ کو بھی سول انجی سسٹم پر لاایا جائیگا، جس پر چار سو چھاس ملین روپے لاگت آئیگی۔ اسی طرح حکومت کے ماتحت چلنے والے واٹر سپلائی سیکیوں کو سول انجی سسٹم پر لاایا جائیگا۔ جس پر تین ارب روپے کی لاگت آئیگی۔ مزید بآں ڈویٹن ہیڈ کوارٹرز کی سٹریٹ لائٹس کو بھی سول انجی سسٹم پر لاایا جائیگا۔ جس پر تقریباً ایک ارب روپے کی مجموعی لاگت سے وِند ماسٹس لگائے جائیں گے۔

☆ مندرجہ بالا اقدامات سے ڈپرل اور بجلی کی بڑھتی ہوئی قیتوں پر کنٹرول ممکن ہو سکے گا۔

☆ آپکو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ ہماری حکومت نے تو انائی کے شعبے میں ترقی اور سرمایہ کاری کیلئے بلوچستان انرجی کمپنی لیمیٹڈ کا قیام عمل میں لایا۔ اس کمپنی کو سیکورٹی اپسچیخ لیمیشن آف پاکستان سے رجسٹر کیا گیا ہے۔

#### (12) صنعت و تجارت (Industries)

جناب اسپیکر! موجودہ عوامی حکومت نے صوبے میں صنعتی سرگرمیوں میں اضافے کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کیا ہے۔ اس سلسلے میں انڈسٹریل اسٹیشن کے قیام اور اس سے روزگار کے موقع میں اضافے جیسے اقدامات شامل ہیں۔ انڈسٹریل اسٹیشن میں صنعتی یونٹوں کے بارے میں اعداد و شمار کا ریکارڈ رکھنا اور سرکاری ونجی شعبوں میں قائم صنعتی یونٹوں میں نصب بواںکر ز کا معائنة کرنا سرفہرست ہے۔

اس وقت صوبے کے مختلف ضلعوں میں انڈسٹریل اسٹیٹ موجود ہیں۔ جن میں کوئی، ڈیرہ مراد جمالی، گوادر اور لسبیلہ شامل ہیں، جبکہ بوسستان، خضدار، کچھ اور پسمنی میں نئے انڈسٹریل اسٹیشن کے قیام کیلئے خاطر خواہ اقدامات کئے گئے ہیں۔ بوسستان انڈسٹریل اسٹیٹ فنکشنل ہو چکا ہے۔ جبکہ کونینہ انڈسٹریل اسٹیٹ کی وسعت میں دوسرا بیڑا راضی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس پر وفاقی حکومت کے تعاون سے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ مزید برآں حب انڈسٹریل ٹریڈ اسٹیٹ (HITE) کی توسعہ پر وفاقی حکومت کے تعاون سے ستائیں کروڑ روپوں کی مدد سے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

اس وقت صوبے بھر میں سماں انڈسٹریز کے تحت قائم سماٹھ سے زائد تربیتی مرکز ہیں جن میں سہولیات کو بڑھایا جا رہا ہے۔ تاکہ ان مرکز سے اچھی تربیت حاصل کرنے کے بعد مقامی لوگ روایت دستکاری کے ذریعے اپنا روزگار خود پیدا کریں اور خود کفیل ہوں۔ اگلے ماں سال میں اس طرح کے مزید مرکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان اداروں کے قیام سے غربت کو کم کرنے میں مدد مل سکے گی۔

سماں انڈسٹریز کے تحت کام کرنے والے تربیتی مرکز میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے تربیت یافتہ خواتین اور نوجوانوں کیلئے بھی ایک ترغیبی پیشیج آنے والے ماں سال کے بجٹ میں شامل ہے۔ اس مقصد کیلئے پانچ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

#### (13) خوراک (Food)

جناب اسپیکر! آٹا ہماری تمام آبادی کی غذا کا حصہ ہے۔ آٹے کی مناسب قیمت پر افراد میڈیا بولی کو یقینی بنانے کیلئے محکمہ خوراک نے صوبے کے زمینداروں سے گزشتہ سال ایک لاکھ میٹر کٹن گندم حاصل کی تھی۔ اسی

مقصد کیلئے موجودہ سال ایک لاکھ دس ہزار میٹر کٹن گندم خریدی گئی۔ تاکہ عوام کو کسی غذا کی قلت کا سامنا نہ ہو۔ خوراک کی اس مدیں حکومت بلوچستان نے 300 ملین کی سبstedی دی ہے۔

#### (14) معلومات عامہ (Information)

جناب اسپیکر! معلومات عامہ کے شعبے کی اہمیت سے کوئی بھی صاحب عقل انسان انکار نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر آجکل کے دور میں جمہوری حکومتوں کو عوام کی نبض پر ہاتھ رکھنے کیلئے معلومات عامہ کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے۔ یہ شعبہ حکومت کی کمزوریوں اور عوام کی خواہشات کو اجاگر کرتا ہے۔

☆ اس شعبے میں جرنلسٹ اور ہاکرزو یلفیر فنڈ ز کا قیام قابل ذکر کا میا بیاں ہے۔

☆ معدود رجٹمنٹس کے لئے گرانٹ ان ایڈیک منظوری بھی دے دی گئی ہے۔

☆ جاری مالی سال کے دوران اخبارات کی مارکیٹ کی مرمت کیلئے ایک ملین روپے فراہم کردے گئے ہیں۔

#### (15) سرکاری ملازمین کیلئے مراعات

جناب اسپیکر! سرکاری اہلکار صوبائی انتظامی مشینی کو چلانے، پالیسی سازی اور ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا پورا احساس رہا ہے، کہ موجودہ مہنگائی اور افراط ذر کے مقابلے میں سرکاری ملازمین کی تنخوا ہیں نہایت کم ہیں چنانچہ حکومت بلوچستان نے سرکاری ملازمین کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

☆ وفاقی حکومت کے احکامات کے تسلسل میں ہمارے صوبائی حکومت نے بھی دوبارہ ملازمت پر لگنے والے پیشہ کی پیش کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ وقتاً فوتاً پیش میں اضافے کی بھی منظوری دے دی گئی ہے۔ جو کیم دسمبر 2011ء سے نافذ العمل ہے۔

☆ ایچڈ پارٹمنٹس کے اہل ملازمین کیلئے جنوری 2012 سے چار کوں الاؤنس بڑھادیا گیا ہے۔

☆ صوبائی حکومت نے 1-B تا 4-B کے ملازمین کا کنوینس الاؤنس 850 روپے سے بڑھا کر 1150 روپے کر دیا گیا ہے۔ جو کیم مارچ 2012 سے قابل عمل ہے۔

☆ بلوچستان روول ڈولپمنٹ اکٹیڈی کے تزیتی فرائض پر معمور گریڈ 16 تک کے ملازمین کا انسٹرکشنل الاؤنس ماہانہ چھ ہزار اور گریڈ 17 والے کے ملازمین کا آٹھ ہزار کردار دیا گیا ہے۔

☆ محکمہ مواصلات کا موجودہ ڈیزائن الاؤنس اور نان پر کیٹنگ الاؤنس ستمبر 2011 سے بڑھادیا گیا۔

☆ پیشہ سائنس اور ٹکنالوجی الاؤنس کو 5000 ہزار سے بڑھا کر سے 7500 روپے اور پی۔ انج۔ ڈی۔

الاؤنس کو 1500 سے بڑھا کر 2250، ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ جسکا اطلاق کیم نومبر 2011 سے ہوا۔  
 ☆ حکومت بلوجستان نے مواصلات، ارگیشن، پی۔ اینج۔ ای، زراعت، لوکل گورنمنٹ وغیرہ کے ڈپلومہ/سب  
 انجیئرنگ-B کے ملازمین کی موجودہ تعداد کے پچیس فیصد پر ہائزگرڈ 16-B، کی منظوری دے دی ہے۔ جو کیم  
 نومبر 2011ء سے نافذ اعلیٰ ہے۔

☆ سال 2012-13ء سے ہماری حکومت کم سے کم اجرت کو ماہانہ 7 ہزار روپے سے بڑا کر 9 ہزار روپے  
 کرنے کا اعلان کرتی ہے۔  
 ☆ اس طرح جزوی قیمتی کے پارٹ ٹائم ملازمین کی اجرت کو ماہانہ 3000 روپے سے بڑھا کر 4000 روپے  
 ماہانہ کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

☆ ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں اضافے کی وجہ سے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کنوینس الاؤنس جو پہلے صرف کوئی  
 کے ملازمین کوں رہا تھا، بعد ازاں 2011-7-1 سے اس الاؤنس کی تمام ڈویژن ہیڈ کوارٹر (تحصیل سطح) تک  
 توسعہ دے دی گئی تھی۔ لیکن اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ مذکورہ الاؤنس کو یقینہ تمام ضلعی سطح کے صوبائی ملازمین کو بھی  
 1-7-2012 سے دے دیا جائے۔

☆ وفاقی حکومت کے اعلان کے تسلسل میں کیم جولائی 2012ء صوبائی ملازمین کی تاخواں اور پینشن میں میں  
 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں، میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت  
 نے ہمیشہ صوبائی ملازمین کے مسائل کو حل کرنے میں دلچسپی لی ہے۔ اور انہیں ہر قسم کی مدد فراہم کی ہے۔ تاہم  
 حکومت اور بلوجستان کے عوام اپنے سرکاری ملازمین سے اس بات کی توقع رکھیں گے کہ وہ صوبے کی ترقی اور  
 غریب عوام کی بھلائی کیلئے اپنے فرائض منصبی کو بہتر طریقے سے ادا کریں گے۔ اور عوام کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی  
 نہیں بر تین گے۔

☆ آنے والے مالی سال 2012-13ء میں کل 6530 نئی آسامیاں پیدا کی جائیں گی۔

☆ صوبے بھر کے تمام سرکاری خود مختار اداروں مثلاً بی۔ ڈی۔ اے، واسا، بی۔ سی۔ ڈی۔ اے وغیرہ کی تنظیم نو  
 کیلئے چیف سیکرٹری صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جا رہی ہے۔ جو ان اداروں کی آمدن، خرچ،  
 دائرہ کار اور ذمہ داریوں کا بہتر تعین کریگا۔ اس حوالے سے ان اداروں کے ملازمین کے سروں سڑک پر کو بہتر کیا  
 جائیگا۔ تاکہ یہ ادارے عوام اور صوبے کی بہتر سہی خدمت کر سکیں۔ اور ان اداروں میں کام کرنے والے  
 ملازمین کے مستقبل کو بہتر انداز میں تحفظ دیا جاسکے۔

### بجٹ تخمینے (Budget Estimates 2012-2013)

مالي سال 13-2012ء کيلے 179.931 بلين روپے کا ٹکس فري بجٹ تجويز کيا جاتا ہے۔ ہماري حکومت نے فيصلہ کیا ہے کہ انتخابی سال ہونے کے باوجود ایک پیلس بجٹ پیش کیا جائے۔ ہم نے سیاست کو پس پشت ڈال کر اچھی حکمرانی کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں 35.819 بلین روپے کا ترقیاتی بجٹ شامل ہے۔ جس میں یوروفی تعاون کا حصہ 2.612 بلین روپے ہے۔

سال 13-2012ء کے غیر ترقیاتی بجٹ کيلے 144.112 بلین روپے کی تجويز دی جاتی ہے۔ جس میں ریونیوا خراجات کا تخمینہ 107.280 بلین اور کمپیٹل اخراجات کيلے 36.832 بلین روپے شامل ہیں۔ وفاق سے حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل

قابل تقسیم پول	114.206 بلین روپے
براح راست منتقلی	12.785 بلین روپے
دیگر پشمول گرانٹ	16.945 بلین روپے
کمپیٹل محصولات	30.787 بلین روپے
صوبائی محصولات	5.208 بلین روپے

گل آمدن کا تخمینہ 179.931 بلین ہے۔ سال 13-2012ء کا بجٹ متوازن ہو گا۔

کمپیٹل اخراجات کے تحت سرمایہ کاری کی مد میں ریکوڈ ک پروجیکٹ کيلے 8.500 بلین روپے اور تو انہی کيلے 3.500 بلین روپے رکھے جانے کی تجويز ہے۔

موجودہ حکومت نے اپنے ڈور میں عوامی بہبود پر اخراجات میں اضافہ کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ترقیاتی مد میں تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ آج ہم اس قابل ہیں کہ گل 179.931 بلین روپے کا بجٹ پیش کر رہے ہیں جس میں ترقیاتی اخراجات کا جم 35.819 بلین روپے کا ہے۔ جسکی بلوجتنان کی تاریخ میں نظر نہیں ملتی۔ تاہم ہمیں یہ تعلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ انفارا سٹرکچر کے حوالے سے اب بھی بہت سی کی موجود ہے، جسے دور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ایک اور بڑا چیلنج جو ہمارے صوبے کو در پیش ہے، وہ غربت کی صورت میں ہے۔ ان چیلنجز سے نمٹنے میں ہماری حکومت ملکی دگر گوں حالات کے باوجود بڑی حد تک کامیاب رہی ہے۔ اور اس کامیابی پر میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں۔

جناب سپکر! مالی سال 13-2012ء پی ڈی پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی کا سائز 35.819 ارب روپے تجویز کی جاتی ہے۔ اسمیں غیر ملکی پراجیکٹس کیلئے 2.612 بلین روپے شامل ہے۔ PSPD میں 720 جاری اسکیمات اور 732 نئی اسکیمات شامل ہوں گے۔ آنے والے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں مواد، آبی وسائل، تعلیم، صحت، پی۔ اچ۔ ای، وتوانائی کے شعبوں کو ترجیح دی گئی ہے۔

میں آخر میں ایک بار پھر وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم خان رئیسانی، گورنر بلوچستان نواب ذوالقدر علی محسی، سینئر صوبائی وزیر مولانا عبدالواسع، اپنے معزز رفقاء کا رواں اسمبلی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں ان کے تعاون سے صوبے کے مالی معاملات کو احسن طریقے سے انجام دینے کا اہل ہوا۔ میں محترم چیف سیکرٹری، سیکریٹری خزانہ اور ان کے عملے کا بھی شکر گزار ہوں جن کی انہک کوششوں سے بجٹ ترتیب دینے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ بلوچستان پرنٹنگ پریس کے افسران و عملے نے دن رات مشکلات کے باوجود بجٹ کی کتابوں کی تیاری میں ہمارا بھرپور ساتھ دیا، میں انکا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ میں یہاں یہ بتانا ضروری تھا کہ ہمیشہ کی طرح محکم خزانہ اور پی ائینڈ ڈی کے درمیان بجٹ کی تیاری میں اعلیٰ رابطوں کا سلسہ جاری رہا، میں امید کرتا ہوں کہ اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کو بہتر انداز میں عملی جامعہ پہنچانے میں یہ دونوں ادارے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ بلوچستان زندہ باد۔ پاکستان پاک ندہ باد۔

**جناب سپکر!** میزانیہ بابت سال 13-2012ء اور ضمنی میزانیہ بابت سال 12-2011ء پیش ہوا۔ جو

معزز اکیلن بجٹ بجٹ میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنانام سیکرٹری اسمبلی کو لکھوادیں۔

اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 14 جون 2012ء سے پہلین بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس 4 بجکر 43 منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔)

11 جون 2012ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

28

---